پاک بھارت جنگ کے خطے پر سیاسی اور اقتصادی اثرات

تزویراتی تجزیہ

ستمبر ۲۰۱۹

عدنان رشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاک بھارت جنگ کے خطے پر سیاسی و اقتصادی اثرات

تزویراتی تجزیہ

از عدنان رشید سابق ائیر مین پاکستان

پاکستان اسلام کے نام پر بننے والا جدید دنیا کا واحد ملک ہے۔ جس کے قیام کے لئے دس لاکھ سے زیادہ مسلمانوں نے قربانیاں دیں۔ مگر ۷۰ سال گزرنے کے بعد بھی اس ملک میں اسلامی نظام کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ اس ملک میں اسلام کے نفاذ کے لئے مختلف ادوار میں ہر مناسب و ممکن کوششیں کی گئیں مگر سب کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس ناکامی کی وجہ مسلمانان وطن کی کمزور یا ناقص حکمت عملی نہ تھی بلکہ مغرب نواز حکمرانوں کی ہٹ دھرمیاں اور وعدہ خلافیاں تھیں جنہوں نے اپنے اقتدار کو بچانے، مغرب کو خوش کرنے اور اسلامی نظام سے طبعی نفرت کی وجہ سے مسلمانان پاکستان کے اسلامی نظام کے مطالبے کو حیلے بہانے اور ٹال مٹول سے آج تک پورا نہیں کیا۔ اللہ کی نازل کردہ شریعت کو نافذ نہ کرنے کا انجام یہ ہوا کہ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد ہی اس ملک میں علاقائیت، عصبیت اور لسانیت کے بدبودار نعرے اٹھنے لگے اور اسلام کے نام پر بننے والا یہ ملک عصبیت کے نام پر دولخت ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جس طرح سے یہ ملک دو ٹکڑے ہوا۔ مشرقی پاکستان یعنی موجودہ بنگلہ دیش کے مسلمانوں کا جو حال ہوا وہ تحریر میں لاتے ہوئے بھی قلم کانپ اٹھتا ہے۔ ڈھاکہ کو جس نے بھی ڈوبتے دیکھا ہے اس نے وہ حالات جس درد والم سے قلمبند کئے ہیں وہ شاید یہاں بیان نہ کئے جا سکیں۔ آج کے جدید دور اور نئے عالمی نظام کے تحت اپنے حقوق کے لئے ایک انچ زمین بھی حاصل کرنا آگ کا دریا پار کرنے کے مترادف ہے۔ ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کردہ ڈیڑھ لاکھ مربع کلو میٹر کا بنگلہ دیش کھو دیا اور اس پر کھڑی سرکاری اور دفاعی تنصیبات، عسکری ساز و سامان، بحری جہاز، فضائیہ اور بیش بہا مال و دولت کو بھی انڈین آرمی کی تولیت میں دے دیا اور سب سے ذلت کی بات یہ کہ ۹۰ ہزار پاکستانی فوجی بھی ناپاک مشرکوں کے سامنے ہتھیار ڈال کر سرینڈر ہوئی۔

یہاں پر ایک اہم نقطہ ذہین نشین کر لیا جائے کہ پاکستانی فوج کے پاس اس وقت ہتھیار موجود تھے تب ہی تو ان سے ہتھیار ڈلوا کر سرینڈر کروایا گیا اور کافی مقدار میں اسلحہ کے ذخائر بھی تھے جس سے کم از کم ایک مہینہ تک انڈین آرمی کو روکا جا سکتا تھا ۹۰ ہزار کی تعداد میں فوج کا ہونا اور اپنی سرزمین پر ہونا۔ یہ سب وہ مثبت عوامل اور اسباب تھے جو پاکستانی فوج کے پاس تھے مگر کچھ بھی ان کے کام نہ آیا اور پاکستانی فوج نے اپنی جانیں بچانے اور انڈین جیلوں میں جانے کو ترجیح دی۔

یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ اس کی وجوہات کچھ ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ پاکستان کے دشمن بے شمار ہیں اس کی وجہ اسلام ہے یہ بیرونی بھی ہیں اور داخلی بھی۔ بیرونی عالمی قوتیں بھی اس ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہیں تاکہ یہاں کے مسلمان علاقائیت، لسانیت اور فرقہ واریت میں بٹ جایں اور یہاں کبھی بھی اسلامی نظام کا اجراء نہ ہو سکے اور ان کے اس ایجنڈے کو اسلامی نظام سے طبعی طور پر عداوت رکھنے والے اور اقتدار کے ہوس پرست سیاسی رہنما پایہ تکمیل تک پہنچانے میں سرگرم ہیں۔ اپنے مذموم سیاسی مقاصد تک پہنچنے کے لئے ان ایجنٹوں کے پاس سب سے بڑا ہتھیار جمہوریت کا ہے۔ ماضی میں یہ تجربہ کامیاب رہا ہے اور جمہوری لیڈروں اور جرنیلوں نے مل کر اس ملک کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کشمیر کا تنازعہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا جدید بھارت اور پاکستان کا قیام۔ کشمیر کا تنازعہ مذہبی ہے سیاسی یا علاقائی یہ ایک الگ بحث ہے ہر ایک کے حق میں دلائل موجود ہیں۔ مگر ہمارا موضوع اس تنازعے کے نتیجے میں چھڑنے والی ممکنہ جنگ اور جنگ کے نتیجے میں پاکستان، جنوبی ایشیا اور پوری دنیا پر اس کے ممکنہ اثرات ہیں۔ ممکنہ اثرات سے مراد امکانی و احتمالی صورتیں ہیں جن کو قرائن اور تجربوں کی بنیاد پر بیان کیا جائے گا۔

پاک فضائیہ میں زندگی کا کچھ عرصہ گزارا اور افواج پاکستان کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقعہ ملا۔ افواج پاکستان کی تشکیل پاکستانی معاشرے سے ہے جس طرح پاکستانی معاشرے میں مختلف مکاتب فکر کے لوگ موجود ہیں اسی طرح فوج کے اندر بھی مختلف طبقات اور مکاتب فکر کے لوگ موجود ہیں۔ فوج کی یکساں وردی اگرچہ ان کی ظاہری شکل کو ایک بنا کر پیش کرتی ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ چونکہ فوج کے آہنی پردوں سے کسی خبر کا باہر آنا محال ہے اور قوم کو آئی ایس پی آر سے منظور شدہ اطلاعات ہی میسر آتی ہیں۔

پاکستانی فوج کا سیکولر ماحول

پاکستانی فوج کا ماحول سیکولر ہے یا مذہبی؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فوج میں ہر ایک مذہب اور فرقے کو عبادت کی آزادی حاصل ہے۔ مسلمانوں کے لئے مساجد، شیعہ حضرات کے لئے امام بارگاہیں، عیسائیوں کے لئے چرچ تعمیر کئے گئے ہیں۔ شیعہ حضرات کو قریبی شہر میں ماتم پر لیجانے، عیسائیوں کے لئے رمضان میں دن کو کھانے کا انتظام، کرسمس کی تقریبات اور قادیانیوں کو اپنے مذہبی اجتماعات میں شرکت کے لئے سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

افواج پاکستان میں اسلام اور دیگر مذاہب ایک برابر ہیں۔ اگر کوئی مسلمان فوجی کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنا چاہے تو اس کی مذہب کی تبدیلی کا سرکاری کاغذات میں اندراج کا خرچ فوج خود برداشت کرتی ہے۔ کوئی مسلمان فوجی نماز پڑھے یا نہ پڑھے، روزہ رکھے یا نہ رکھے یا دیگر اسلامی شعائر کا اہتمام کرے یا نہ کرے یہ اس فوجی کی اپنی مرضی ہے۔ جو فوجی جو تربیت اپنے گھر اور ماحول سے لے کر آیا ہوتا ہے اس کی نجی زندگی پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ البتہ فوج میں صوم وصلوۃ اور سنت نبوی ﷺ کے اہتمام کرنے والے فوجیوں کو حقارت سے دیکھا جاتا ہے اور اس قسم کے فوجیوں کو ہمیشہ تنقید، تحقیر اور شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

افواج پاکستان اپنے فوجیوں کو یہ تربیت دیتی ہے کہ افسران بالا کا جو بھی حکم موصول ہو اس کو بلا چوں وچرا اس فوری طور پر عمل میں لایا جائے۔ چاھے وہ حکم قرآن وسنت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو اور چاہے یہ حکم پاکستان میں بسنے والے کسی قوم کے رسم ورواج اور روایات کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ فوج کے کسی بھی ادارے میں اسلام کی بنیادی تعلیم نہیں دی جاتیں مگر اسلامی اخلاق پر چند لیکچر کورس کا حصہ ہوتے ہیں۔ تاکہ قوم کو یہ بتایا جاسکے کہ فوج کو اسلامیات بھی پڑھائی جاتی ہے۔

افواج پاکستان میں ایک مسلمان، قادیانی، ہندو، سکھ، عیسائی اور مجوسی کی عزت برابر ہے۔ اگر آپ کا افسر قادیانی ہو یا عیسائی اور آپ ایک مسلمان ہیں آپ کو بلا چوں وچرا اس کا حکم ماننا پڑے گا۔ اس کو دیکھتے ہی ہر بار آپ کو سلوٹ یعنی سلام کرنا ہی پڑے گا۔ چاہے آپ کا عقیدہ آپ کو اس کی اجازت دے یا نہ دے۔ اگر آپ اس کے ماتحت ہیں اور دوران ڈیوٹی نماز کا وقت آگیا تو آپ کو اس غیر مسلم افسر سے نماز ادا کرنے کی اجازت لینی پڑے گی اگر اس نے اجازت دی تو بہتر و گرنہ ڈیوٹی چھوڑ کر نماز ادا کرنا قابل سزا جرم سمجھا جاتا ہے۔ اس کی قیادت میں اگر آپ کو اپنے ہم مذہب بھائیوں کے خلاف بھی لڑنا پڑ جائے تو آپ کا لڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ میجر افضال قادیانی اور میجر سرموس مسیح، مجاہدین کے خلاف فوجیوں کی قیادت کرتے ہوئے مارے گئے۔ آج فوج ان کو آفیشل طور شہید کہہ کر پکارتی ہے اور کسی بھی فوجی کی یہ جرات نہیں کہ وہ ان غیر مسلم فوجیوں کو شہید کہہ کر یاد نہ کرے۔

فوج کے اندر جو مساجد کے آئمہ کرام ہیں دراصل وہ بھی فوجی علما ہی ہوتے ہیں۔ جو پاکستان کے مدارس دینیہ سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں ان میں مفتیان کرام بھی ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان علماء کرام کی نیت ہی نوکری کرنے کی ہوتی ہے اور وہ دین کے علم سے دنیا کمانے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ تو پھر ذلت ان کا مقدر بن جاتی ہے اور وہ ساری عمر

ایک دینی رہنما کی بجائے کسی دربار کے مجاور کی طرح فوج کی خدمت میں لگ جاتے ہیں۔ فوج اپنے داخلی، خارجی، دینی یا دنیاوی کسی بھی معاملے کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت ان علما کو زحمت نہیں دیتی۔

فوج کے اندر سب فوجیوں کے تفریح کے لئے سینما گھر موجود ہیں۔ رہائش گاہوں میں ٹی وی و کیبل کی سہولیات ہر فوجی کو میسر ہیں سال میں کئی بار میوزیکل نائٹس کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں ملک کی مشہور اداکاراؤں کو بھاری معاوضہ دے کر پرفارمنس کے لئے بلایا جاتا ہے۔ دوران تربیت ایک فوجی کو ایسی سرگرمیوں میں شرکت کرنا لازمی ہے البتہ تربیت کے بعد فوجی جوش و خروش سے ایسی محفلوں میں خود ہی شرکت کرتے ہیں۔

قارئین اس بات پر حیرانگی محسوس کر رہے ہوں گے کہ بات تو کشمیر اور پاک بھارت جنگ کی ہو رہی تھی اور یہ بات کہاں سے کہاں نکل گئی۔ دراصل اس جنگ کو سمجھنے کے لئے فریقین کی مجموعی حالت کو بھی سمجھنا ہوگا۔ درج بالا حقائق جو میں نے پاکستانی فوج کے بارے میں بیان کیے اس قسم کی مذہبی آزادی ہمارے روایتی حریف بھارت میں بھی تمام فوجیوں کو حاصل ہے اور اسی قسم کی مذہبی آزادی امریکہ، اسرائیل اور برطانیہ کی فوج میں شامل مسلمان فوجیوں کو بھی حاصل ہے۔

بھارت کی فوج کا نعرہ ہے نام، نمک، نشان اور پاکستانی فوج کا نعرہ ہے ایمان، تقوی، جہاد فی سبیل اللہ۔ جہاں تک نعروں کی بات ہے تو ایک نعرہ یہ بھی تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لاالہ الااللہ اور ۷۰ سال گزرنے کے بعد بھی یہ ملک لاالہ الااللہ کے نظام سے محروم ہے۔ اسی طرح پاکستانی فوج بھی ایمان، تقوی اور جہاد فی سبیل اللہ کے عملی نمونے سے محروم ہے۔ فوج کی ایمانداری، اس کا متقی پن اور اس کا امریکی قیادت میں جہاد فی سبیل اللہ، پوری پاکستانی قوم کے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

پاکستان کے خلاف عالمی سازشیں

داناؤں کا قول ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ ایک بار پھر اس پاک وطن کو مزید ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے منصوبے بن چکے ہیں۔ وطن عزیز کی معاشرتی، دفاعی اور اقتصادی حالت ویسی ہی ہو چکی ہے جو کبھی ۱۹۷۱ء میں بن چکی تھی۔ ملک کی بڑی سیاسی پارٹیاں فوج کے خلاف کھل کر بول رہی ہیں۔ فوج کرپشن کے خاتمے کی آڑ میں اپنے سیاسی مخالفین کے گرد گھیرا تنگ کر رہی ہے۔ پشتون اور بلوچ قبائل فوج کے خلاف عسکری اور غیر عسکری انداز سے بر سرپیکار ہیں۔ ملکی خزانہ کنگال ہو چکا ہے اور بیرونی قرضوں کا سود ہی چکانا مشکل ہے۔ بیروزگاری، غربت اور مہنگائی خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے جس کے خاتمے کے دور دور تک کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے اور نتیجتاً ملک روز بروز تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے۔

کشمیر کو پاکستان اپنی شہ رگ کہتا تھا اور بھارت اس کو اٹوٹ انگ۔ بھارت نے آخر کار اپنا دعویٰ سچا کر کے دکھا دیا۔ پاکستان کا امتحان ابھی باقی ہے۔ جنگ سے امن بہتر ہے۔ لیکن کچھ اقدامات اعلان جنگ ہوتے ہیں اور جب دشمن بار بار جنگ کے لئے پکارتا ہو تو غیّور قومیں پھر میدان میں اترا ہی کرتی ہیں لیکن یہاں کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے جن معاملات کو افہام و تفہیم اور صبر برداشت سے حل کرنے کی ضرورت تھی ان کا حل فوج کشی میں سمجھا گیا اور جن معاملات کا حل ۷۰ سال سے افہام و تفہیم میں تلاش کیا جا رہا ہے ان کا حل جنگ کے سوا کسی اور چیز میں دکھائی نہیں دیتا۔

ہندوستان نے لائن آف کنٹرول اور فارورڈ باؤنڈری پر چھوٹے پیمانے کی جنگ چھیڑ دی ہے اور جب تک وہ اس کو فل سکیل وار یا بڑی جنگ میں نہ بدل دے وہ آرام سے نہیں بیٹھے گا۔ پاکستان کی فوج اس جنگ سے اگر پہلو تہی کر رہی ہے لیکن پھر بھی یہ جنگ ہو کر رہے گی۔ آخر کیوں؟

اس کے اسباب کئی ہیں۔ سب سے پہلا سبب وطن عزیز پاکستان کے اندر مسلم دنیا کا امام بننے کا وہ پوٹینشل یا صلاحیت ہے جو ہمارے دشمنوں کو کھٹکتا ہے۔ پاکستان کو اللہ تعالی نے ہر دینی و دنیاوی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ دینی مدارس، علماء کرام، حفاظ کرام، مفتیان کرام، تبلیغ دین کے داعیان کرام، صوفیان کرام، مجاہدین کرام اور اللہ کے راستے میں اپنا مال لگانے والے اہل خیر حضرات پاکستان میں ہیں۔

اللہ تعالی نے ہمارے پیارے وطن کو ایسی جغرافیائی حیثیت دی ہے کہ دنیا اس کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتی ہے۔ اس میں ہر طرح کا موسم پایا جاتا ہے۔ دریا، صحرا، سمندر، پہاڑ، جنگلات، میدان، مویشی، فصلیں، ہنر مند، ذہین و فطین افراد، غیرت مند اور بہادر عوام، اللہ نے کیا کچھ نہیں دیا اس ملک کو۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج تک کوئی ایسا حکمران اس وطن عزیز کو نہ مل سکا جو ان نعمتوں کی قدر کر کے اللہ کی دی ہوئی اس پاک سرزمین پر اللہ کا نظام نافذ کر سکے اور اس کو امت مسلمہ کا امام بنا سکے۔ اس کے برعکس جو بھی آیا اس نے اس ملک کو بے دردی سے لوٹا، اپنے آقاؤں کو خوش کیا، عوام کو بھیڑ بکری سمجھ کر ان کا استحصال کیا اور اقتدار کی معزولی کے بعد اپنے آقاؤں کے قدموں میں پناہ لے بیٹھے۔ وطن عزیز کے ساتھ ان غداریوں میں فوجی و سول دونوں حکمران برابر کے ملوث ہیں اور ملک کی تاریخ اس کی گواہ ہے۔

دوسرا اہم سبب عالمی قوتوں کی وہ گریٹ گیم ہے جس کے تحت وہ مسلم دنیا کے ہر ملک کو ایک ایک کر کے تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں اور وہاں کی مسلمان عوام کو کوڑی کوڑی کا محتاج بنانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کے تمام کاروباروں، تجارتوں اور وسائل پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے گھروں اور زمینوں سے بے دخل کر کے ان کو مہاجر کیمپوں میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کے ممالک میں سیاسی عدم استحکام پیدا کر کے وہاں پر خانہ جنگی کروانا چاہتے ہیں۔ مسلمان ممالک کو مزید چھوٹی چھوٹی ایسی ریاستوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں جن پر ان ہی کے لے پالک حضرات کی حکومتیں ہوں۔ تاکہ دنیا میں کوئی مائی کا لعل ان کو آنکھ نہ دکھا سکے۔

پاکستان کو بھی اس عالمی منصوبے کا سامنا ہے اور جس حالت تک آج پاکستان کو پہنچا دیا گیا ہے اس عالمی منصوبے کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں رہ گیا۔ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے کشمیر تو ایک بہانہ ہے۔ اگر پاکستان کا ہندوستان کے ساتھ کشمیر کا تنازعہ نہ بھی ہوتا تو بھی پاکستان کا یہی حال ہونا تھا جو آج ہے۔ عراق مسلم دنیا کا ایک طاقتور ملک تھا۔ جس بہانے سے اس کو برباد کیا گیا وہ ماضی قریب کی بات ہے۔ لیبیا، یمن اور شام کی حالت ہم سب کے سامنے ہے۔ عرب دنیا میں کونسا ایسا ملک ہے جو ان عالمی قوتوں کے سامنے آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے؟ عرب دنیا کے جنگ زدہ ممالک میں مسلمانوں کی حالت زار بیان سے باہر ہے۔ مسلمانوں کے بچے بھوک سے مر رہے ہیں۔ خیمہ بستیوں میں محصور یہ مسلمان وبائی امراض کا شکار ہیں۔ امن نام کی کوئی چیز ان ممالک میں باقی نہیں رہی۔

پاک بھارت جنگ کا تزویراتی تجزیہ

عالمی قوتیں بھارت کو فرنٹ پر رکھ کر پاکستان کے ساتھ فل سکیل وار چھیڑنے اور فیصلہ کن حملہ کرنے میں چند سوالوں کے جواب تلاش کرنے میں سرگرداں ہیں اول یہ کہ اگر بھارت پاکستان پر حملہ کرتا ہے تو نیٹو سپلائی روٹ کو کیسے اس کی زد سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ امریکہ اگر جنگ جاری رکھنا چاہے تو اس کو سپلائی جاری رہے اور اگر اس خطے اسے نکلنا چاہے تو واپسی کا راستہ بھی کھلا رہے جو کہ جنگ چھڑنے کی صورت میں بالکل ناممکن دکھائی دیتا ہے اس وجہ سے عالمی قوتیں ابھی ہندوستان کو فیصلہ کن جنگ چھیڑنے کا حکم نہیں دے رہی۔ البتہ چھوٹے پیمانے کی جنگ، معاشی و اقتصادی حربوں اور سفارتی حکمت عملی سے پاکستان کو کمزور اور تنہا کرنے کی سازشیں جاری رہیں گی۔ پاکستان بھارت کو حملے سے باز رکھنے کے لئے امریکہ طالبان مذاکرات کو کسی نہ کسی حربے سے سبوتاژ کرتا رہے گا یہ سبوتاژ طالبان رہنماؤں کے قتل یا افغانستان میں بڑی عسکری کاروائیوں کی شکل میں جاری رہے گا کیونکہ امریکہ کا اس خطے سے نکلنا کسی بھی طرح سے پاکستان کے مفاد میں نہیں ہے اس لئے پاکستان کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ افغانستان میں امریکہ طالبان مذاکرات کامیاب ہو جایں کیونکہ اس سے پاکستان کی بقا وابستہ ہے۔

دوسرا بڑا اہم سوال جو عالمی قوتوں کو پریشان کئے ہوئے ہے۔ وہ پاکستان کا ایٹم بم ہے۔ عالمی قوتیں جن کو عالمی برادری بھی کہا جاتا ہے پاکستان کا ایٹم بم ان کی آنکھ میں کانٹے کی طرح چبھ رہا ہے اس ایٹم بم نے ان کی راتوں کی نیندیں حرام کی ہوئی ہیں۔ اگر عوامی ردعمل کا ڈر نہ ہوتا تو پاکستان کے یہ خائن حکمران و جرنیل اس ایٹم بم پر بھی کب کا سودا کر چکے ہوتے۔

تیسرا سوال عالمی قوتوں کے سامنے پاکستانی مجاہدین کا ہے چاہے وہ پاکستان کے اندر موجود جہادی تنظیموں کا حصہ ہیں یا پاکستان سے شریعت کے مطالبے کی وجہ سے برسرپیکار مجاہدین۔ یہ عالمی قوتیں ان مجاہدین کو کلی طور پر ختم بھی نہیں کرنا چاہتیں بلکہ ان کو کمزور کر کے ان کو اپنے زیر اثر کرنا چاہتی ہیں تاکہ ان پر اثر انداز ہو کر وہ اس خطے میں اپنے

مذموم مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ اگر یہ مجاہدین ان کے اثر سے محفوظ رہے تو پھر عالمی قوتیں جہاد کے نام پر مسلح قوتیں وجود میں لائیں گی۔ کیونکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر ہی عالمی قوتوں کو پاکستان میں قدم جمانے کا موقع ملے گا۔ یہ قدم جمانے کے لئے ان کو کوئی جواز چاہیے ہوگا جس کو پیدا کرنے کے لئے وہ اپنی مسلح قوتوں سے یہ کام لیں گی۔

چوتھا سوال پاکستان پر حملے کی کامیابی کے بعد اس کے علاقوں کی تقسیم کا ہے۔ عالمی قوتیں اس کام میں بہت تجربہ رکھتی ہیں۔ ان قوتوں نے پہلے وسطی ایشیا کی سلطنت بخارا و سمرقند کے بخرے کئے جن کو آج ہم وسطی ایشیا کی مسلمان ریاستیں کہتے ہیں جو آج بھی روس کے زیر اثر ہیں۔ پھر انہوں نے خلافت عثمانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور ان کو خلیج، مشرق وسطیٰ، مغرب اقصیٰ اور مشرقی یورپ کی ریاستوں میں تبدیل کر دیا۔ اس کے بعد ہندوستان کے اسلامی سلطنت کا خاتمہ کر کے بھارت کا قیام عمل میں لایا گیا اور مسلمان ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے۔ پاکستان کو پہلے ہی دولخت کر دیا گیا ہے۔ اب اس کو مزید ٹکڑے کرنا ان کی فہرست اول میں ہے۔

اب ہم ان سوالوں کے ممکنہ جوابات دینے کی کوشش کریں گے۔

پہلے سوال کا جواب آسان ہے۔ امریکہ کے افغانستان سے انخلا تک پاکستان پر بھارت کی طرف سے بڑا اور فیصلہ کن حملے کی توقع نہیں ہے کیونکہ اس کے عالمی قوتوں کے مفادات متاثر ہوں گے۔ حملے سے نیٹو سپلائی روٹ بند ہو جائے گا۔ امریکہ افغانستان میں پھنس کر رہ جائے گا اور اس کو ذلت آمیز شکست ہو جائے گی اور امریکہ کے پاس فضائی راستے کے ذریعے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر راتوں رات بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ امریکہ کا روس کی طرز پر انخلا عالمی قوتوں کے نقصان میں ہے۔

دوسرے سوال کا جواب اچھا خاصا مشکل ہے عالمی قوتوں کے پاس چند زیر غور منصوبے ہیں جو کہ پاکستان کی انٹیلی جنس کے علم میں بھی ہیں۔ پاکستان کو ایٹمی قوت سے محروم کرنے کا پہلا متوقع منصوبہ یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت دونوں کو ایک معاہدے کے تحت اپنے اپنے ایٹمی ہتھیار تلف کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اس سے ہندوستان کو کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ جنوبی ایشیا میں پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے جو بھارت کا مد مقابل ہے باقی ممالک پہلے ہی بھارت کے سامنے سر خم تسلیم ہیں۔ ہندوستان نے آج تک پاکستان کو ایٹم بم کی دھمکی نہیں دی لیکن پاکستان آئے روز اپنے دفاع میں ایٹم بم چلانے کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان سمجھتا ہے کہ اگر پاکستان سے یہ ایٹم بم چھین لیا جائے تو پاکستان بھارت کی اتنی بڑی عسکری قوت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ انڈیا یہ معاہدہ کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہے کیونکہ اس طرح پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا اس کا خواب پورا ہو سکتا ہے اور عالمی قوتیں پاکستان کو اس کے بدلے مالی امداد، قرضوں کی معافی، تجارتی و عسکری پابندیوں کے خاتمے جیسی پیشکش کر سکتی ہیں۔

دوسرا حل اس مسئلے سے نمٹنے کا یہ ہے کہ پاکستانی فوج کی ملی بھگت سے پاکستان کے اندر خانہ جنگی اور سیاسی عدم استحکام پیدا کیا جائے۔ جیسا کہ ماضی میں بنگلہ دیش بنانے کے لئے کیا گیا اور جیسا کہ آج کل لیبیا میں ہو رہا ہے۔ پاکستانی سرحدات پر پڑوسی ممالک کے ساتھ چھوٹے پیمانے کی جنگ شروع کی جائے جیسا کہ بھارت نے شروع کر دی ہے۔ ایران کئی بار سرجیکل سٹرائیکس کی دھمکیاں دے چکا ہے۔ افغانستان کے ساتھ چمن، خوست اور طورخم بارڈر پر کافی دفعہ جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ جب پاکستانی فوج کو سرحدات نوراکشتی کے لئے مصروف کر دی جائے گی تو ملک کے اندر سیکورٹی اداروں کی گرفت کمزور پڑ جائے گی جو ایک خانہ جنگی کو سازگار ماحول فراہم کرے گی۔ پاکستان کے اندر یا باہر موجود پاکستانی مسلح گروہوں کی تشدد کی سرگرمیوں میں تیزی اور اسلام آباد کی جانب معمولی سے پیش قدمی یا ملک پر قبضے یا خودمختاری کی بیان بازی سے عالمی قوتیں فائدہ اٹھائیں گی۔ یہ وہ گھڑی ہوگی جب عالمی میڈیا پر پاکستان کے ایٹم بم کی غیر محفوظ ہاتھوں میں جانے کا پروپیگنڈا زور شور سے چل پڑے گا۔ آخر کار اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس بھارت کی درخواست پر بلایا جائے گا۔ جس میں پاکستان کے ایٹم بم کو بین الاقوامی امن فوج کی تحویل میں دے دیا جائے گا اور وطن عزیز کو اس عظیم سرمائے سے محروم کر دیا جائے گا اور حکومت اور فوج عوام کے سامنے مگرمچھ کے آنسو بہا کر قوم کو رام کرے گی۔ قارئین کو علم ہی ہوگا کہ پاکستان کے ہی ووٹ سے انڈیا اب سلامتی کونسل کا رکن بن چکا ہے۔

تیسرا حل اس مسئلے سے نمٹنے کا یہ ہے کہ بھارت یا اسرائیل بڑی جنگ سے پہلے یا بڑی جنگ کے دوران پہلے مرحلے میں یا حفظ ماتقدم یا پری ایمٹیو سٹرائیک کے ذریعے پاکستانی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کر دے۔ ماضی میں اس طرح کی کوششیں دشمن کی طرف سے ہو چکی ہیں جن کو کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔

کیا پاکستان حملے کی صورت میں واقعی ایٹم بم چلا دے گا؟ میرے خیال سے پاکستانی فوج کبھی بھی ایسا نہیں کرے گی کیونکہ سقوط بنگال کے وقت جب ایک امریکی صحافی نے پاکستانی فوج کے بریگیڈئر صدیقی صاحب سے پوچھا کہ جب آپ کے پاس بھارت سے کم از کم ایک مہینہ لڑنے کی صلاحیت موجود تھی تو آپ نے کیوں سرینڈر کیا؟ تو انہوں نے ایک دلچسپ جواب دیا کہ عوام کی زندگیاں بچانے کی خاطر۔ تو کیا بعید ہے پاکستانی فوج ایک بار پھر اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چل پڑے۔ حسن اتفاق سے یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ اب جب میں اس تحریر کو رقمطراز کر رہا ہوں پاکستان نے بھارت کے ساتھ جنگ کی صورت میں ایٹم بم چلانے میں پہل نہ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

تیسرا بڑا مسئلہ عالمی قوتوں کو درپیش پاکستانی مجاہدین کا ہے۔ چاہے وہ پاکستانی فوج کے ساتھ تعاون میں ہیں یا ان کی تضاد میں۔ عالمی قوتوں کے لئے یہ پریشانی کا باعث ہیں۔ بھارت کو اس بات کا ادراک ہے کہ پاکستانی فوج اس وقت تک ڈٹ کر لڑتی رہے گی جب تک گولہ بارود کے ذخائر ختم نہیں ہوتے اور ان کا طلب و رسد کا نظام برقرار رہے گا۔ کچھ عرصہ جاری رہنے والی اس جنگ میں آخر کار جب بھارت پاکستانی فوج کو توڑنے میں کامیاب ہو جائے گی تو بھارت کا سامنا غیر منظم، اپنی مدد آپ کے تحت، دینی و قومی جذبے سے سرشار مجاہدین جانبازوں سے ہوگا۔ جو معمولی ہتھیاروں سے بھی بھارتی فوج کو چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے اور بھارتی فوج کی پیش قدمی کو روک دیں گے۔

بھارت پاکستانی فوج کو اپنے لئے خطرہ نہیں سمجھتی۔ بھارت ان فوجیوں کے ۱۹۷۱ کی جنگ میں دانت گن چکا ہے۔ ان کے ۹۰ ہزار کو ہتھیار ڈلوا کر اپنی قید میں رکھ چکا ہے۔ کشمیر کو ہڑپ کر کے ہضم کر چکا ہے۔ اب آزاد کشمیر کے بارڈر پر جنگ چھیڑ چکا ہے کیونکہ وہ اس کو بھی اپنا اٹوٹ انگ کہتا ہے اور پاکستانی فوج کو اقوام متحدہ کے چارٹر اور عالمی عدالت انصاف یاد آ رہے ہیں۔

بھارت اور عالمی قوتوں کو اصل خطرہ پاکستانی مجاہدین سے ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس پاک سرزمین کے نمک حلال بیٹے اور قانونی وارث ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہندو کے خلاف دل و جان سے بغیر کسی طمع و لالچ کے اپنی ماؤں، بہنوں کے عزت و ناموس کے لئے لڑیں گے۔ یہی وہ مقدس ہستیاں ہیں جو مساجد، مدارس اور قرآن کی حفاظت کے لئے لڑیں گی۔ پاکستانی فوج نے اپنے ان ہم وطن اور قومی بھائیوں کو خوب بدنام کیا۔ ان کا ہر طرح سے استحصال کیا۔ ان سے جیلیں بھریں۔ ان کو لاپتہ کر کے ان کی لاشوں کو مسخ کیا۔ ان کی گھروں کی چاردیواری کے تقدس کو پامال کیا۔ ان کی ماؤں، بہنوں کو سڑکوں پر گھسیٹا، ان کے مساجد اور مدارس کو تالہ بند کیا۔ ان کی دعوتی سرگرمیوں اور چندوں پر پابندی لگائی۔ ان کی قیادت کو بے دردی سے شہید کیا۔ کچھ آج تک پابند سلاسل ہیں۔ یہ سارا ظلم و ستم پاکستانی فوج نے عالمی قوتوں کے حکم پر کیا تاکہ ان خون آشام آقاؤں کو خوش کیا جا سکے۔ ورنہ تاریخ گواہ ہے کہ مجاہدین پاکستان نے، چاہے وہ آج ملک کے اندر ہیں یا باہر دھکیل دیئے گئے ہیں، ایک لمبے عرصہ تک فوج کے ان مظالم کو برداشت کیا۔

تو جو احباب پاکستانی فوج سے یہ توقع لگائے بیٹھے ہیں کہ یہ اس پاک وطن کا دفاع کرے گی۔ تو کیا وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ماضی قریب میں یہ فوج امریکہ کی ایک ٹیلیفون کال پر ہی سرینڈر ہو گئی تھی اور سارا ملک ان کے حوالے کیا اور اس سرینڈر ہونے کا خمیازہ آج بھی پاکستانی عوام بھگت رہی ہے اور سرینڈر کرنے اور ہونے والے دبئی، آسٹریلیا اور سعودی عرب میں اپنے کاروبار چمکا رہے ہیں اور جنرل عبداللہ خان نیازی کی طرح مرتے دم تک قومی خزانے سے پنشن اور دیگر مراعات سے مستفید ہوتے رہیں گے۔

فوج کی ڈاکٹرائن

دنیا میں آجکل باجوہ ڈاکٹرائن پر بحث ہو رہی ہے۔ لیکن پاکستانی فوج کی اصل اور مجموعی ڈاکٹرائن کیا ہے؟ یہ صرف پاکستانی نہیں یہ ہر تنخواہ دار ریاستی فوج کی ڈاکٹرائن ہے کہ ان کی نظر اس بات پر ہوتی ہے کہ جنگ کی طاقت کس کے پاس زیادہ ہے اور جنگ کون جیت سکتا ہے یہ پہلے ہی سے حساب کر لیتے ہیں کہ جیت کس کی ہونی ہے ان کا دل و

دماغ شکست قبول کر چکے ہوتے ہیں اور جب دشمن کا پلڑا بھاری ہوتا ہے تو بجائے جنگ کا پانسہ پلٹنے اور بہادری کے جوہر دکھانے کے یہ ایسی فوجیں وردی اتار کر سول لباس زیب تن کر کے رفوچکر ہونے کو ترجیح دیتی ہیں اور اگر میدان چھوڑ کر بھاگنے کا موقع نہ ہو تو ان فوجیوں کو جنیوا کنونشن کے تحت سرینڈر ہونے کا شدت سے انتظار ہوتا ہے اور پھر آزادی کی جنگ اس قوم اور مٹی کے بیٹے ہی لڑتے ہیں۔

صدام حسین اور قذافی کے عراق ولیبیا کی لاکھوں کی فوج کا آج تک پتہ نہ چل سکا کہ ان کو زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔ پاکستانی فوج اب تک دو بار سرینڈر کر چکی ہے پہلی مرتبہ بھارت کی فوج سامنے بنگال میں اور دوسری مرتبہ ٹیلی فون کال پر امریکہ کے سامنے۔ دونوں کے پیچھے یہی ڈاکٹرائن کارفرما تھی کہ لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جیت تو آخر دشمن نے ہی جانا ہے۔

چوتھا سوال عالمی قوتوں کے سامنے پاکستان کی تحلیل کے بعد علاقوں کی تقسیم کا ہے۔ اس میں وہ جزوی طور پر کامیاب ہونگے۔ بھارت کے حملے کے بعد، جنگ کا پلڑا بھارت کے حق میں دیکھتے ہی پاکستان میں جاری علیحدگی پسند تحریکیں اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیں گی جن کو بعض عالمی قوتیں تسلیم کر کے ان کی مدد کے لئے پاکستان میں اپنی فوجیں اتاریں گی۔ ممکن ہے یہ بھارتی فوجیوں کو ان کے علاقوں میں داخلے پر فتح کے ہار پہنائیں اور اس کا استقبال بھی کریں۔ چونکہ پاکستان کے اندر بہت سی قومیں رہتی ہیں۔ ادھر بہت سے سیاسی، لسانی اور مذہبی فرقے ہیں۔ اور ہر ایک کی تاریں ان کے سیاسی اور مذہبی پیشواؤں کے ہاتھوں میں ہیں۔ تو یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ شام کی طرز پر ہر ایک گروہ اپنی اکثریتی علاقے پر اپنا تسلط قائم کر لے اور اس طرح پاکستان بھی شام کی طرح عالمی طاقتوں کا اکھاڑا بن جائے۔

جس طرح شام میں مختلف مسلح گروہ پڑوسی ممالک اور عالمی قوتوں کی نیابتی جنگیں یا پراکسی وار لڑ رہی ہے اسی قسم کا موقع ان کے پاس پاکستان میں بھی ہوگا۔ جس طرح ایران، شام میں زینبیون کی پشت پناہی کر رہا ہے تو پاکستانی شیعہ بھی آگ بھڑکنے کے انتظار میں ہیں۔ قادیانیوں کا عسکری ونگ الفرقان فورس آج بھی خفیہ طور پر فعال ہے اور دنیا کی مختلف افواج میں عسکری خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ برطانیہ ممکنہ طور پر قادیانی ملیشیا کو سپورٹ کرے گا۔ خلیجی ممالک اپنے ہم مسلکوں کی پشت پناہی کریں گے۔ چین اپنے سی پیک کو بچانے کے لئے بلوچوں، پشتونوں اور دیگر قوموں کے ساتھ منہ مانگی قیمت پر سمجھوتہ کر لے گا۔ جناح پور، سندھو دیش اور آزاد بلوچستان جیسی خود مختار ریاستوں کے نام ہم پہلے ہی سن چکے ہیں۔ مقامی یا عالمی جہادی تنظیمیں یا تحریکیں جو پاکستان کے اندر یا باہر ہیں وہ بھی پاکستان میں اپنے اپنے مسکن بنالیں گی۔ تو جو نقشہ پاکستان کا اس وقت بنے گا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت پاکستان کا کیا حال ہوگا۔

پشتون قبائل اور پشتون قوم کا جو حال پاکستانی فوج اور عالمی قوتوں نے ان ۱۸ سال میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر کیا ہے اس کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ شاید ہی کوئی پشتون خاندان ایسا ہو جس کے گھر سے یا اس کے رشتہ داروں کے گھر سے معصوموں کا جنازہ نہ اٹھا ہو۔ شاید ہی کوئی پشتون ایسا ہو جس کا کوئی پیارا لاپتہ نہ ہو۔ شاید ہی کوئی پشتون خاندان ایسا ہو جس کے گھر میں کوئی بیوہ یا یتیم نہ ہو۔ شاید ہی کوئی پشتون گھر ایسا ہو جس کی چار دیواری اس فوج نے پامال نہ کی ہو اور یہی حال اس فوج نے بلوچوں کا کیا ہے۔ تو اس صورت میں پاکستانی فوج کس منہ سے ان قوموں سے مدد اور ہمدردی کی امید رکھتی ہے؟

بھارت جنگ کی دھمکیاں کیوں دیتا ہے؟

ہم ایک لمبے عرصے سے یہ سنتے آرہے ہے کہ بھارت نے پاکستان کو جنگ کی دھمکی دی ہے۔ بھارت بارڈر پر فوجیں بڑھا رہا ہے۔ بھارت نے بارڈر کے قریب جنگی مشقوں کا آغاز کر دیا ہے وغیرہ۔ لیکن حملہ ہوتا نہیں ہے۔ دراصل ایسی دھمکیوں کا مقصد پاکستان میں خوف وہراس کی فضا پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے اور اس کا دشمن کو یہ ہوتا ہے کہ پاکستان کی اقتصادی ساکھ کو بہت بڑا دھچکا لگتا ہے۔ بیرونی سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ کاری سے ہچکچاتے ہیں۔ جن تاجروں نے پہلے ہی سے پاکستان میں سرمایہ کاری کر رکھی ہوتی ہے وہ اپنا سرمایہ و کاروبار بیرون ملک منتقل کر دیتے ہیں۔ ان دھمکیوں کی نتیجے میں اب تک سینکڑوں اربوں ڈالر پاکستان سے باہر منتقل کئے جا چکے ہیں۔

پاک بھارت جنگ کے اقتصادی اثرات

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ حملے کے بعد پاکستان کی سیاسی و جغرافیائی صورتحال کیا ہو سکتی ہے۔اس کا گہرا اثر عوام کی اقتصادی و معاشی حالت پر بھی پڑے گا۔ پاکستان کے دو بڑے اقتصادی شہر کراچی و لاہور ہیں۔ جو بین الاقوامی کاروبار کی منڈیاں ہیں۔ یہ دونوں شہر بڑے بڑے تاجروں کی آماجگاہ ہے۔ شومئ قسمت یہ دونوں شہر ہندوستان کی سرحد کے انتہائی قریب ہیں اور بھارت کے اہم اہداف میں یہ دونوں شہر شامل ہیں جن پر حملے سے یہاں کا کاروبار زندگی مکمل طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ جس سے پورا وطن شدید متاثر ہو گا۔ جس طرح عراق کے کویت پر حملے سے کویت کی کرنسی بے قیمت ہو کر گئی تھی اور وہاں کے لوگ محفوظ مقامات کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے۔ اسی طرح پاکستان کے ان بڑے شہروں سے لوگ نکل کر اپنے آبائی علاقوں اور محفوظ مقامات کر طرف تیزی سے نقل مکانی کریں گے اور پاکستانی کرنسی گر کر بے قیمت ہو سکتی ہے۔ پاکستانی برآمدات اور درآمدات بند ہو کر رہ جائیں گی۔ ملک کے کارخانے، صنعتی زون اور ملز بدامنی کی وجہ سے متاثر ہوئیں گے۔ ملک میں اشیائے خوردونوش کا بحران جنم لے لے گا۔ ملک میں مہنگائی، غربت، بھوک اور بے روزگاری خطرناک حد تک بڑھ جائے گی۔ بے روزگار نوجوان اپنے قریب ترین مسلح گروہ کا حصہ بننے کا سوچیں گے کیونکہ اپنے خاندان کا پیٹ پالنے اور ان کیے تحفظ کے لئے وہ کسی لٹیرے گروپ کا رکن بننے سے بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔

بھارت کا اس جنگ میں دوہرا فائدہ ہو گا ایک تو وہ پاکستانی علاقوں کی لوٹ مار سے اپنی جیب بھرے گا دوسرا ایران کی چاہ بہار بندرگاہ کا استعمال کر کے افغانستان کی منڈیوں میں پاکستان کی جگہ لے لے گا۔ آج افغانستان تقریبا اپنی تمام ضروریات کراچی بندرگاہ اور پشاور و کوئٹہ کے ذریعے پوری کر رہا ہے۔ جنگ کی صورت میں افغانستان چاہ بہار کے ذریعے بھارت سے اپنی ضروریات پوری کرے گا اور یہ بھارتی مصنوعات پاکستان میں بھی لیبل بدل کر داخل کی جایں گے تاکہ پاکستان میں برپا اشیائے خوردونوش کے بحران سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ عالمی قوتوں کے اس منصوبے کو سمجھنے کے لئے یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ پورے ایران پر تو معاشی و تجارتی پابندی ہے مگر چاہ بہار کی بندرگاہ اس سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہے۔

پاک بھارت جنگ کے عالمی اثرات

جب عالمی قوتیں پاکستان کو اس جنگ میں مصروف کر دیں گی تو عالمی قوتیں عالم اسلام کے باقی ماندہ ممالک کو پتھر کے دور میں دھکیلنے کے لئے اپنے منصوبے کا آغاز کریں گی۔ سعودی عرب ان کا اگلا ہدف ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پاکستانی فوج اور ریاست پاکستان کے تحلیل کے بعد پاکستان کا سعودی عرب کے ساتھ وہ دفاعی معاہدہ بے سود ثابت ہو جائے گا جس کے تحت پاکستانی فوج سعودی عرب پر بیرونی حملے کی صورت میں سعودیہ کی دفاعی مدد کرے گیا اور پاکستانی فوج سعودیہ کی سرزمین پر اتر سکے گی۔ ایران کا نمبر سعودی عرب سے پہلے بھی لگ سکتا ہے۔ ایرانی جنگ میں عالمی قوتوں کے کئی بڑے فائدے ہیں۔ ایرانی تیل کے کنویں، ایران پر اپنی مرضی کی حکومت، شیعہ سنی فسادات، سعودیہ میں موجود اہل تشیع کی بغاوت وغیرہ جیسے مقاصد ایران پر حملے سے حاصل کئے جائیں گے۔ اس سب بربادی اور فساد کا مقصد اسرائیل کو مشرق وسطیٰ کا سب سے طاقتور ملک بنانا ہے تاکہ جب وہ اپنی سرحدات کو پھیلانا شروع کرنے تو خطے کا کوئی ملک ایسا نہ ہو جس اس کی راہ میں رکاوٹ ڈال سکے۔

ایک سوال کا جواب

قارئین کے ذہین میں یہ سوال بار بار آرہا ہو گا کہ بھئی ! آپ بھی عجیب پاکستانی ہیں۔ اپنی اس تحریر میں انڈیا کو جتوا دیا اور پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ حالانکہ ہم ہیں پاکستانی ہم تو جیتیں گے ہاں جتیں گے ہر میدان میں ہر طوفان ہر مشکل میں جیتیں گے۔ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہم ضرور جیتیں گے یہ تو اس وقتی شکست کی بات کر رہا ہوں جو اس فوج، اس نظام اور یہاں کے غدار سیاستدانوں کو ہو گی۔ اس شکست کے بہت سے فوائد ہیں۔ بہت سے آستین کے سانپ اور خائن اپ سامنے آشکارا ہو جائنگے۔ اس پاک وطن کی خاطر اپنے جان لٹانے والے اور اس کے مخلص باشندے بھی اپ کے سامنے ظاہر ہو جایں گے۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

پاک بھارت جنگ کے سیاسی اثرات

بھارت کا یہ حملہ پورے جنوبی ایشیا میں اسلامی نظام کی نشاۃ ثانیہ کا سنگ میل ثابت ہوگا۔ ملک سیاسی طور پر اسلام پسندوں اور عالمی قوتوں کے آلہ کاروں میں تقسیم ہو جائے گا۔ یہ آلہ کار لسانی، علاقائی اور فرقہ پرستی کے نعرے اور جھنڈے لہرا کر عالمی قوتوں کے منصوبوں کو آگے بڑھائینگے۔ دوسری طرف ملک کو ہندوؤں اور ہندو نواز کٹھ پتلیوں سے آزاد کرانے کے لئے محب وطن مسلمان جہاد کا مقدس فرض سرانجام دینگے۔ پاکستانی فوج میں موجود اسلام پسند فوجی بھی مجاہدین کی صفوں میں شامل ہونا اپنی سعادت سمجھیں گے۔ پاکستان کے پشتون اور پشتون قبائل اس جنگ میں زبردست کردار ادا کریں گے۔

بھارت کو یہ جنگ اگرچہ ابتدا میں بہت خوشی دے گی لیکن اس کی یہ خوشی بہت جلد نہ ختم ہونے والے ماتم میں تبدیل ہو جائے گی۔ جس طرح آج سے ۱۹ سال قبل امریکہ نے افغانستان کی فتح کے شادیانے بجائے مگر آج یہاں سے فرار کے ذلت آمیز راستے تلاش کر رہا ہے۔ بھارت پاکستانی فوج سے یہ جنگ تو جیت سکتا ہے مگر پاکستانی عوام سے نہیں۔ عالمی قوتیں بھارت کو اس لامحدود جنگ میں دھکیلنے کے بعد بھارت کو تنہا چھوڑ دیں گی۔ نتیجتاً بھارت میں بھی بغاوتیں زور پکڑیں گی۔ بھارت حفظ ماتقدم کے طور پر اس ڈر سے کہ کہیں بھارت کے ۲۰ کروڑ مسلمان جہاد کا اعلان نہ کر دیں اپنی شدت پسند ہندو تنظیموں کے ذریعے مسلمانوں کو جنگ کی ابتداء ہی سے دہشت زدہ کرنا شروع کر دیں گی تاکہ مسلمانوں کے حوصلوں کو پست رکھا جاسکے لیکن حق و باطل آخر کار ٹکرائیں گے اور باطل پاش پاش ہو جائے گا۔ بھارت صرف نام کا بھارت رہ جائے گا اور پورا برصغیر حق و باطل کی اس جنگ میں دست و گریبان ہو گا۔ بچا کچا بھارت ایک عرصے کے بعد ہر شرط پر صلح و جنگ بندی کی بھیک مانگے گا لیکن بھارت کو امن کبھی نصیب نہ ہو گا حتیٰ کہ پورے ہندوستان پر اسلامی پرچم نہ لہرا دیا جائے۔

پاکستانی مجاہدین کو ایک نصیحت

پاکستانی مجاہدین کو عسکری حکمت عملی کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ ہیں جو پاکستان سے باہر محاذوں پر جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف عمل ہیں۔ مجاہدین کا دوسرا طبقہ وہ ہے جو پاکستانی فوج سے شریعت کے مطالبے کی وجہ سے برسرپیکار ہیں۔ پاکستانی فوج اگرچہ ان کو خوارج، ریاست پاکستان اور عوام کا دشمن قرار دیتی ہے مگر درحقیقت ایسا نہیں ہے اور جو ان صفات کا حامل ہے وہ تو مجاہد ہی نہیں ہے۔ پاکستان کا اصل دشمن وہی ہے جو اس کے اساسی مقصد یعنی اسلامی نظام کے قیام کا دشمن ہے۔ اب یہ دشمنی چاہے فوج کرے، سیاستدان یا بیوروکریٹس دراصل یہ لوگ ہی اس پاک وطن اور اس کے عوام کے اصلی دشمن ہیں۔

پاکستانی مجاہدین کو اللہ تعالیٰ ایک بار پھر جہاد پاکستان کا بھرپور موقع دیں گے۔ پاکستانی مجاہدین کو امارت اسلامی افغانستان کے مجاہدین کی طرز پر ایک امیر اور ایک پرچم تلے تقوی سے جہاد کرنا پڑے گا تب ہی جا کر کامیابی ان کے قدم چومے گی اور جہاد کا تقویٰ یہ ہے کہ قتل ناحق، مشتبہ مال اور تکبر سے بچا جائے اور معاہدوں اور فیصلوں کی پاسداری کی جائے۔ پاکستانی مجاہدین کو ایسی حکمت عملی سے کام لینا ہو گا کہ جہاد کی یہ تحریک عوامی تحریک بن جائے اور وطن عزیز کو ہندو کے تسلط سے آزاد کرانے اور اسلامی نظام کے قیام کے لئے یہ جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہو جائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نوٹ: تجزیہ نگار کی یہ تحریر کسی جہادی گروہ یا جماعت یا کسی تنظیم یا تحریک کی ترجمانی یا عکاسی نہیں کرتی اس تجزیے کو تجزیہ نگار کا ذاتی نکتہ نظر سمجھا جائے۔